Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

روز منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ ، ۱۱ وفا ۱۳۵۱ ہش ، ۱۱ جولائی ۱۹۷۲ء | نمبر ۱۵۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دین کو دُنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے اور دُنیاوی اغراض کے تحت بیعت نہیں کرنی چاہیئے

جو لوگ صدق و وفا سے خدا کی طرف آتے ہیں، خدا تعالیٰ اُنکو اور اُنکی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا

"جسے بصیرت ہے وہ جانتا ہے کہ نماز ایک معراج ہے اور وہ نماز ہی کی تضرّع اور ابتہال سے بھری ہوئی دُعا ہے جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔ وہ لوگ بہت بیوقوف ہیں جو دُوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے۔ میرے پاس اکثر خطوط آتے ہیں مگر اُن میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ میرے املاک کیلئے یا اولاد کیلئے دُعا ہو۔ فلاں مقدمہ ہے یا فلاں مرض ہے وُہ اچھا ہو جاوے لیکن مشکل سے کوئی خط ایسا ہوتا ہے جس میں ایمان یا ان تاریکیوں کے دُور ہونے کیلئے درخواست کی گئی ہو۔ بعض خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ اگر مجھے پانسو روپیہ ملجاوے تو مَیں بیعت کر لوں۔ بیوقوفوں کو اتنا خیال نہیں کہ جن باتوں کو ہم چھوڑنا چاہتے ہیں وہی ہم سے طلب کیجاتی ہیں۔ اِسی لئے میں اکثر لوگوں کی بیعت سے خوف کرتا ہوں۔ کیونکہ سچی بیعت کرنیوالے بہت کم ہوتے ہیں۔ بعض تو ظاہری شروط لگاتے ہیں جیسے کہ اُوپر ذکر ہوا۔ اور بعض لوگ بعد بیعت کے ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔ جیسے کسی کا لڑکا مر گیا تو شکایت کرتا ہے کہ مَیں نے تو بیعت کی تھی یہ صدمہ مجھے کیوں ہوا؟ اس نادان کو یہ خیال نہیں آتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ پیغمبر تھے آپ کے گیارہ بچے فوت ہو گئے اور کبھی شکایت نہ کی کہ خداوندا تُو نے تو مجھے پیغمبر بنایا تھا میرے بچّے کیوں مار دیئے۔

غرضکہ یاد رکھو کہ دین کو دُنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے اور بیعت اس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے کہ مَیں بادشاہ ہی بن جاؤنگا یا ایسی کیمیا حاصل ہو جاویگی کہ گھر بیٹھے روپیہ بنتا رہیگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو اسلئے مامور کیا ہے کہ ان باتوں کو لوگوں سے چھوڑا دیویں۔ ہاں یہ بات ضروری ہے کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا کی طرف آتے ہیں اور اُس کے لئے ہر ایک دُکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں تو خدا تعالیٰ اُن کو اور اُن کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ وفا۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۸ وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو چند دن سے انفلوئنزا کی تکلیف ہے۔ گو پہلے سے افاقہ ہے لیکن طبیعت بوجھل اور بے چین رہتی ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دُعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

ربوہ کا موسم ربوہ ۱۰ وفا (۹ بجے صبح) کل سے ربوہ میں مطلع ابر آلود ہے اور موسم خوشگوار ہے۔ آج صبح پانچ بجے سے آٹھ بجے تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی۔ مطلع اس وقت بھی ابر آلود ہے اور وقفہ وقفہ سے معمولی بوندا باندی ہو رہی ہے۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

انگلستان کی جماعتوں کی قابلِ تقلید مثال

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی مبارک الٰہی تحریک میں بیرون پاکستان کی جماعتہائے احمدیہ نے فراخدلی سے حصہ لیا ہے اور وہ مالی قربانی میں اپنا قدم آگے سے آگے بڑھا رہے ہیں۔ مکرم امام بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن جب کچھ عرصہ مرکز سلسلہ میں گزارنے کے بعد واپس انگلستان پہنچے تو انہوں نے اِس فنڈ کی وصولی اور نئے وعدہ جات اور وعدہ جات کے اضافہ کی مہم شروع کر دی۔ ان کی طرف سے -/۱۲۸۶ (ایک ہزار دو سو چھیاسی) پونڈ کے اضافہ کی فہرست موصول ہو چکی ہے، اور ابھی کام جاری ہے۔

میں بیرون پاکستان کی جماعتوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان کی تقلید کریں۔ اور اپنا قدم تیزی سے آگے بڑھائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کے بارے میں نہایت اہم اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا ہے کہ اس سال ۲۲ جولائی کو شروع ہونے والی کلاس میں صرف وہی طلبہ شریک ہو سکیں گے جن کے پاس اپنے اضلاع کے امراء صاحبان کی طرف سے تصدیق ہو گی کہ انہوں نے مقامی کلاس میں شمولیت کی ہے۔ جس دوست کے پاس ایسی تصدیق نہ ہو گی وہ اِس کلاس میں شامل نہ ہو سکے گا۔

نیز حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے یہ درخواست منظور فرمائی ہے کہ حضور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ۲۲ جولائی کو اِس کلاس کا افتتاح فرمائیں۔ امراء کرام تمام جماعتوں کے نمائندوں کو بروقت منظم طور پر ربوہ بھجوائیں تا وہ کلاس میں شمولیت کرکے پورا استفادہ کر سکیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

(پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: عبدالحی ایم۔اے ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی، ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ر وفا ۱۳۵۱ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہماری تمام تدابیر کا شہتیر"

ہم نے قبل ازیں واضح کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تین امور کو اپنی تمام نصیحتوں کا خلاصہ قرار دیا ہے۔ **اوّل** یہ کہ خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کرکے اس کی اطاعت اور عبادت میں مشغول رہنا، اس کی عظمت کو دل میں بٹھانا اور اس سے سب سے زیادہ محبت رکھنا اور اُس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو چھوڑنا اور اس کو واحد لاشریک جاننا اور کسی انسان یا دوسری چیز کو اُس کا مرتبہ نہ دینا۔ **دوم** یہ کہ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا اور حتی المقدور ہر ایک سے بھلائی کرنا اور **سوم** یہ کہ حکومتِ وقت جو ہماری آبرو اور جان و مال کی محافظ ہے اس کی سچی خیر خواہی کرنا اور ایسے مخالفِ امن امور سے دُور رہنا جو اُس کو تشویش میں ڈالیں۔ ہم نے یہ بھی واضح کیا تھا کہ حضور علیہ السلام نے اِن تین امور کو اصولِ ثلاثہ قرار دیا ہے اور جماعت کا یہ فرض ٹھہرایا ہے کہ وہ ان کی محافظت کرے اور ان پر عملدر آمد کے اعلیٰ سے اعلیٰ نمونے دکھائے۔

آج ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ان تین بنیادی اصولوں کی محافظت اور ان کے اعلیٰ سے اعلیٰ عملی نمونے دکھانے پر حضور علیہ السلام نے اس لئے زور دیا ہے کہ ان کا غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے بار آور ہونے سے گہرا تعلق ہے بلکہ حق یہ ہے کہ ان اصولوں کو اپنائے اور ان پر کماحقہ عمل پیرا ہوئے بغیر ہم ساری دنیا کے دلوں کو اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتنے اور اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

جہاں تک کمال مستعدی اور خاص تعہد کے ساتھ حقوق اللہ ادا کرنے اور علی الخصوص توحیدِ خالص کے عقیدہ پر سختی سے قائم رہتے ہوئے کسی انسان یا دوسری چیز کو اللہ تعالیٰ کا مرتبہ نہ دینے کا سوال ہے غلبۂ اسلام کی جدوجہد کے کامیاب ہونے کا تمامتر دار و مدار اسی پر ہے۔ اسلام کا بنیادی عقیدہ جسے دلوں میں راسخ کرنا اسلام کا منتہائے مقصود یا علتِ غائی ہے وہ توحیدِ باری تعالیٰ ہی کا عقیدہ ہے۔ خدا تعالیٰ کو بصیرت کی راہ سے دِلی طور پر واحد و لاشریک ماننے بغیر اور اسی طرح اِس عقیدہ کو پوری شدّ و مد اور جامعیت کے ساتھ دنیا میں پیش کرنے اور اسے فولادی میخ کی طرح دلوں میں گاڑنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کئے بغیر کوئی شخص بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور اپنے عملی نمونہ سے دنیا پر یہ آشکار نہیں کر سکتا کہ اسلام کا خدا، زندہ خدا ہے، اس کا رسولؐ ایک زندہ رسولؐ ہے اور اس کی کتاب ایک زندہ کتاب ہے جس کی کامل اطاعت بجالانا اور حقیقی پیروی اختیار کرنا انسان کو صاحبِ کرامت بنا دیتا ہے۔

پھر جب تک ہم شرک سے کلّی طور پر مجتنب رہتے ہوئے خدا ہی کو اپنی تمام تدابیر کا شہتیر تسلیم نہ کریں اور اُس قادر و توانا اور قدیر و مقتدر خدا پر توکّل اور تبتّل الی اللہ کو اپنا شعار نہ بنائیں اور اُس کی معیت اور تائید و نصرت کے حصول کے لئے اُس سے دُعائیں نہ مانگیں اور اُس کے حضور رونے اور گڑگڑانے کو اپنی عادت نہ بنائیں ہم غلبۂ اسلام کی ہمہ گیر جدوجہد کے باوجود اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے یعنی اللہ تعالیٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی عظمت دلوں میں بٹھانے اور رُوئے زمین پر بسنے والے تمام بنی نوعِ انسان کو حلقہ بگوشِ اسلام بنانے کے انتہائی اہم اور عظیم الشان کام کو من کل الوجوہ سر انجام دینے میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اسلام دنیا میں غالب نہیں آ سکتا جب تک کہ لوگوں کے دل نہ بدلے جائیں اور دلوں کو بدلنا صرف اور صرف خدا تعالےٰ کے اپنے اختیار میں ہے کیونکہ مقلب القلوب اسی کی ذات ہے۔ اِس اہم اور عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہونے کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی معیت اور تائید و نصرت کے مورد بنیں۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی معیت اور تائید و نصرت حاصل کرنے میں کامیاب ہیں تو پھر وہ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈال کر انہیں نہایت ہی عظیم الشان اور محیر العقول نتائج ظاہر فرماتا چلا جائے گا یعنی وہ اقوام عالم کے دلوں کو بدل کر ان میں نورِ ایمان بھرتا چلا جائے گا اور وہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو کر اسلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر گواہی دیتے اور دُوسروں کو بھی اپنی ہی طرح نورِ ایمان سے منور کرتے چلے جائیں گے۔ اِس کے لئے ضروری ہے کہ ہم شرک فی الذات، شرک فی الصفات اور شرک فی الاسباب سے مجتنب رہتے ہوئے اپنے نفس اور وجود کے اغراض کو درمیان سے اُٹھا کر اپنے آپ کو مسلوب اور لاشئے محض جانیں اور مقدور بھر کوشش بجا لانے کے ساتھ ساتھ اُس ذاتِ بے ہمتا سے اسی کی مدد و نصرت طلب کرتے رہیں۔ ہماری کامیابی اور سُرخروئی کا یہی ایک راستہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے خدا تعالےٰ کی ذاتِ بے ہمتا، اُس کی غیر محدود صفات، اُس کی معرفت اور اس سے اشد ترین محبت اور انتہائی قریبی تعلق پر جتنا زور دیا ہے اتنا زور آپ نے کسی اَور مسئلہ پر نہیں دیا۔ بندگانِ خدا کو توحید باری تعالیٰ کے بنیادی عقیدہ پر قائم کرنے اور اس کے ساتھ حقیقی تعلق استوار کرانے سے متعلق آپ میں بے پناہ جوش اور تڑپ پائی جاتی تھی۔ آپ نے اپنے متبعین پر یہی زور دیا کہ اگر وہ خود پاک ہونا اور کُل دُنیا کو پاک کرنے کا وسیلہ بننا چاہتے ہیں تو اُن کیلئے ضروری ہے کہ وُہ خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط بنائیں اُسی پر توکّل کریں اور یقین رکھیں کہ انکی تمام تدابیر کا شہتیر خدا ہے۔ اگر شہتیر نہ رہے تو کڑیاں قائم نہیں رہ سکتیں، اسی طرح اگر خدا کی مدد و نصرت شامل حال نہ ہو تو انکی تدابیر کا قطعاً کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے انہیں مخاطب کرکے فرمایا:۔

"خدا ایک پیارا خزانہ ہے اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے۔ تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ ...... میں تمہیں حدِّ اعتدال تک رعایتِ اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اِس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وُہی مہیا کرتا ہے۔ اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُسکے اذن سے۔ ایک مُردہ اِس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اِس ہنسی سے اُس کے لئے بہتر تھا۔ ...... میں تمہیں دُنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پَیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دُنیا ہی کو سمجھ رکھا ہے۔ چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے اُترتی ہے۔ تم راستباز اُس وقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت اور ہر ایک مشکل کے وقت قبل اسکے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب رُوح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلّی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت مانگنے کیلئے وہ مُنہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ان کے پیرو مت بن جاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے۔ اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یکدفعہ گر پڑیں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں۔ اگر تم اُس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔" (کشتی نوح)

اس سے صاف عیاں ہے کہ غلبۂ اسلام کے عظیم الشان مقصد میں کامیاب ہونے کے لئے ہمارے واسطے یہ امر ناگزیر ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے حقوق کو یاد کرکے اس کی اطاعت اور عبادت میں مشغول رہیں، اُس کی عظمت کو دل میں بٹھائیں اُس سے سب سے زیادہ محبت رکھیں، اُس سے ڈر کر نفسانی جذبات کو کلّیۃً چھوڑ دیں اور اس کے لئے پاک زندگی رکھیں، اُس کو دل سے واحد و لاشریک جانیں اور ہر دم اور ہر آن اُس سے اُس کی مدد و نصرت اور اُس کی معیت طلب کرتے رہیں۔ اِسی میں غلبۂ اسلام کی مہم کے نتیجہ خیز اور کامیاب ہونے کا راز مضمر ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

26

تاریخِ اسلام کے چند حیرت انگیز لمحات

(مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور)

مکہ میں آفتابِ رسالت طلوع ہوا تو کفر کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔ ہر ممکن کوشش کی گئی کہ حق کی آواز کو کسی طرح دبا دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جانے لگے۔ کبھی نماز پڑھتے ہوئے اس فخرِ انسانیتؐ کے سر پر اوجھڑی ڈال دی جاتی کبھی گلے میں پٹکا ڈال کر کھینچا جاتا۔ کبھی بازاروں میں چلتے ہوئے اوپر سے مٹی ڈال دی جاتی۔ کبھی بلالؓ جیسے عاشقِ رسول کو دھوپ میں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اس کی چھاتی پر پتھر رکھ دیئے جاتے۔ کبھی مسلمان عورتوں کے اندامِ نہانی میں نیزے مار کر ان کو شہید کر دیا جاتا غرض مصائب اور مشکلات کا ایک طوفان تھا، جو امڈا چلا آ رہا تھا ـــــ اور وہ کوہِ استقامت (صلی اللہ علیہ وسلم) خاموشی سے محض اللہ کی خاطر یہ سب مصائب برداشت کر رہا تھا ـــــ آخر ایک روز مکہ والوں سے مایوس ہو کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے تاکہ وہاں کے لوگوں کو توحید کی دعوت دیں۔ حضرت زیدؓ بن حارثہ حضور کے ہمسفر تھے۔ لیکن طائف والے مکہ والوں سے بھی بدتر ثابت ہوئے۔ انہوں نے خدا کا پیغام سنکر نہ صرف اس کا مذاق اڑایا، بلکہ لونڈوں اور بدمعاشوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ حضورؐ آگے آگے جاتے تھے اور یہ بدمعاش پیچھے سے پتھروں کی بارش کرتے جاتے تھے۔ اگر کہیں آپ ان سے بچنے کے لئے بیٹھ جاتے، تو یہ بدبخت پتھر مار مار کر پھر اٹھا دیتے یہاں تک کہ آپؐ کی پنڈلیاں بھی زخمی ہو گئیں اور ان سے اتنا خون بہا کہ حضور کے جوتے تک خون سے بھر گئے

حضرت زیدؓ اس دوران بار بار ان بدبختوں اور اللہ کے رسولؐ کے درمیان آ آ جاتے کہ ان کے محبوب کو کوئی گزند نہ پہنچے اور سارے پتھر وہ اپنے ہی جسم پر لے لیں اسی کوشش میں ان کا سر بھی پھٹ گیا۔ اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف سے نکل کر ایک باغ کی آڑ میں پناہ لی

اس شدید تکلیف کی حالت میں بھی اس رحمتِ مجسم نے ان لوگوں کے لئے بددعا نہیں کی حضرت نوح علیہ السلام تو ایسے موقعہ پر پکار اٹھے تھے۔

رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا (یعنی اے میرے پروردگار! زمین پر کسی کافر کو چلتا پھرتا باقی نہ رکھیو) اور اس کا نتیجہ طوفانِ نوح کی شکل میں دنیا پر ظاہر ہوا۔

ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود تو کوئی بددعا نہیں کی، لیکن اللہ تعالیٰ کی غیرت اس وقت جوش میں آ گئی اور جبرئیل امین خدائے قادر و مطلق کا یہ پیغام لے کر آئے

"اگر چاہو تو ہم طائف کی پہاڑیوں کو آپس میں ملا دیں اس طرح کہ یہ لوگ درمیان ہی میں پس جائیں"۔

وہ جو رحمتِ مجسم تھا، رحمۃ للعالمین تھا جس کا دل بنی نوع انسان کی محبت اور ہمدردی کا سرچشمہ تھا۔ وہ جو اس دنیا میں سب سے زیادہ رحیم و کریم انسان ـــ اس نے جب اپنے رب کا یہ پیغام سنا تو خوش ہونے کی بجائے وہ لرز اٹھا۔ اس پر خوف طاری ہو گیا۔ وہ کس طرح گوارا کر لیں کہ یہ پوری بستی اس کی آنکھوں کے سامنے خدا کے غضب کا نشانہ بن جائے وہ کس طرح برداشت کر لیتا کہ یہ جیتے جاگتے انسان چشم زدن میں خون کے لوتھڑوں میں تبدیل ہو جائیں۔ اس کو تو یہ بات کسی طرح بھی منظور نہ تھی۔ اس کو تو یہ پیغام سن کر اپنے جسم پر لگے ہوئے پتھروں کے وہ بے شمار زخم بھی بھول گئے تھے، جو ان بدبختوں نے لگائے تھے۔ اس کو تو اس وقت وہ لہو بھی نظر نہیں آ رہا تھا، جو اس کے پاؤں اور پنڈلیوں سے بہہ بہہ کر زمین کو گلنار بنا رہا تھا۔ اور تو اور اس کو تو اس وقت اپنے انتہا محبوب غلام زیدؓ بن حارثہ کا وہ پھٹا ہوا سر بھی نظر نہیں آ رہا تھا، جس میں سے خون فوارے کی طرح نکل رہا تھا ـــــ وہ تو یہ پیغام سن کر بے انتہا مضطرب ہو گیا اور اسی اضطراب کے عالم میں اپنے قادر و قیوم لیکن رحیم و کریم آقا کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گیا۔

اس کو اپنے خدا کی قدرت اور طاقت کا پورا پورا اندازہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر خدا کی تقدیر یہی ہو تو دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی قوت بھی اس بستی کو تباہی سے بچا نہیں سکتی۔ اس لئے اس نے انتہائی عاجزی کے ساتھ گڑگڑا کر اپنے رب کے حضور یہ عرض کی:۔

"بارالہا! ان پر رحم فرمائیے۔ یہ تیرے بندے ناسمجھ ہیں یہ جانتے نہیں کہ کیا کر رہے ہیں۔ ان کو تباہ نہ کر مجھے تو یہی توقع ہے کہ ایک نہ ایک دن یہ یا ان کی اولادیں تیری توحید کی پرستار بن جائیں گی۔

اس لئے خدایا! ان پر رحم فرما کہ تیرا رحم بے پایاں ہے"

اور ـــــ خدائے رحیم و کریم نے اپنے محبوب بندے کی عاجزی اور انکساری سے کی ہوئی یہ درخواست قبول فرمالی۔ آسمان سے فرشتے اس وقت اس انسان پر درود بھیج رہے تھے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

جب کافروں کا ظلم و ستم حد سے گزر گیا اور مسلمانوں کے لئے مکہ میں زیست کی ساری راہیں مسدود کر دی گئیں ایسے ایسے ظلم خدائے واحد کے پرستاروں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عاشقوں پر توڑے جانے لگے جن کا خیال کر کے آج بھی روح کانپنے لگتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ کی رحمت نے مدینہ میں ایسا انتظام کر دیا کہ شمعِ رسالت کے پروانے یہاں امن کا سانس لے سکیں۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے مسلمان مردوں اور عورتوں کو مدینے کی طرف ہجرت کا حکم دے دیا جس کی تعمیل میں آہستہ آہستہ مسلمان وہاں جانے لگے یہاں تک کہ مکہ مسلمانوں سے تقریباً خالی ہو گیا۔

اب خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والی تین نمایاں شخصیتیں مکہ میں رہ گئی تھیں ایک وہ جو خانوادۂ نبوت ہی کا ایک فرد تھا جس نے تربیت ہی آغوشِ رسالت میں پائی تھی۔ جو بلا کا جری اور بہادر تھا۔ جو حیدرِ کرار تھا۔ جو علی المرتضیٰ تھا۔

دوسری شخصیت وہ تھی جس نے حق کی دعوت قبول کرنے میں ایک لمحہ بھی تامل نہ کیا تھا۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہ استفسار کیا تھا کہ کیا آپ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اسلام کی دعوت سمجھانے کی کوشش کی تھی تو وہ بے چین ہو گیا تھا۔ اور اس نے کہا تھا کہ "مجھے صرف میرے سوال کا جواب دیجئے کیا آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ خدا آپ سے ہمکلام ہوتا ہے اور اس نے آپ کو نبوت کے منصب پر سرفراز فرمایا ہے"۔ اور جب رسول اللہ نے جواباً فرمایا "ہاں" تو دوسرے ہی ثانیہ میں بول اٹھا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ۔

وہ مزاج شناسِ رسول تھا، وہ صدیق اکبر تھا، وہ ابوبکر تھا۔

تیسری وہ شمع تھی جس کے گرد یہ سارے پروانے گھومتے تھے۔ جو امی تھا لیکن اس نے دنیا میں علم و حکمت کے موتی بکھیر دیئے وہ یتیم تھا لیکن دنیا اس کے سامنے جھک گئی وہ بے سہارا تھا۔ لیکن خدا اس کا مددگار تھا۔ یہ تھے خاتم النبیین، افضل الرسل، آقائے دو جہاں سرورِ دو عالم محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے حضور علیہ السلام کو بھی ہجرت کا اشارہ ہو گیا تھا اور اس مقصد کے لئے اپنی بے پناہ خداداد فراست کی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو اونٹنیاں اور سفر کا دوسرا سامان بھی تیار کر لیا تھا۔ لیکن حضور اذنِ خداوندی کے منتظر تھے۔ آخر اس کا موقع بھی آ گیا۔ ہوا یوں کہ اب حق کی دعوت مشرکین مکہ کے لئے ناقابل برداشت ہوتی جا رہی تھی۔ رسول اللہ کا وجود ان کی نظروں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا تھا پھر وہ اس بات سے بھی خائف تھے کہ مہاجرین مکہ، مدینے کے لوگوں سے مل کر کہیں مکہ پر چڑھائی نہ کر دیں۔ آخر ایک روز اکابرین قریش دارالندوہ میں جمع ہوئے اور اس مصیبت سے چھٹکارا پانے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ پھر سب اس بات پر متفق ہو گئے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا جائے۔ لیکن اس میں ایک قباحت یہ تھی کہ اگر بنو عبد مناف بگڑ گئے تو خانہ جنگی کا آغاز ہو جائے گا کئی تجویزیں سامنے آئیں لیکن رد کر دی گئیں آخر ابوجہل نے کہا کہ آج رات ہر قبیلہ کا ایک ایک جوان محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مکان کے سامنے جمع ہو جائے اور جب وہ باہر نکلیں تو ان کو قتل کر دیا جائے ظاہر ہے کہ بنو عبد مناف سب قبیلوں سے تو لڑ نہیں سکیں گے۔ اس طرح یہ قصہ آسانی سے ختم ہو جائے گا۔ یہ تجویز سب کو پسند آئی اور اس پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتقال درست ہو گیا۔

ادھر یہ منصوبہ بنایا جا رہا تھا اور مشرکین مکہ میں سے کسی کو بھی اس کی کامیابی میں ذرا بھی شبہ نہ تھا مگر اُدھر آسمان کے فرشتے ہنس رہے تھے اور زبانِ حال سے کہہ رہے تھے کہ احمقو! جس کے سر پر خدا کا سایہ ہو، تم اپنی تمام تر قوت اور طاقت کے باوجود اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔

خدائے علام الغیوب نے رسول کو اس سارے منصوبے کی خبر دے دی اور ساتھ ہی ہجرت کا اذن بھی بخش دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی وقت حضرت ابوبکرؓ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا "ابوبکر مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے"۔

ابوبکرؓ کا خیال تھا کہ ان کو بھی حضور کے ہمسفر ہونے کا شرف بخشا جائے گا لیکن اس وقت تو حضور نے صرف اپنی ہجرت کا ذکر فرمایا تھا۔ ان کا تو کوئی ذکر نہ کیا تھا۔ یہ سن کر وہ اداس ہو گئے۔ اُن کا دل ڈوب گیا۔ ابوبکرؓ جانتے تھے کہ حضور کی ہمرکابی میں جانا کوئی آسان کام نہیں۔ جان جوکھوں کا کام ہے۔ قدم قدم پر موت کو دعوت دینا ہے۔ لیکن وہ تو شمع رسالت کے پروانے تھے۔ ان کا تو مقصد زندگی ہی یہ تھا کہ شمع پر نثار ہو جائیں اسی ڈوبتے ہوئے دل اور کانپتی ہوئی آواز سے ابوبکرؓ نے پوچھا "اے یا رسول اللہ! کیا یہ سفر ایک ساتھ نہ ہو گا" رسول اللہؐ نے ان کی اندرونی کیفیت بھانپ لی متبسم ہو کر فرمایا "تم میرے ہمراہ چلو گے۔ یہ سفر ایک ساتھ ہی ہو گا"۔

یہ جواب سن کر سوکھے دھانوں پانی پڑ گیا۔ ابوبکرؓ کا دل خوشی سے بلیوں اچھلنے لگا موت کی یہ دعوت اُن کو جانِ جاوداں معلوم ہونے لگی۔ ان کی مسرت کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔ ان کو ایسی عظیم سعادت نصیب ہونے والی تھی، جو دنیا کے کسی اور انسان کے حصے میں نہ آئی تھی۔ ابوبکرؓ رقیق القلب انسان تھے خوشی اور مسرت کے ان جذبات پر قابو نہ رکھ سکے بے اختیار ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ان کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ "اُس دن سے پہلے مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ انتہائے مسرت میں انسان رو بھی سکتا ہے۔ یہ مجھے اسی دن پتہ چلا جب میرے والد رسول اللہؐ کا یہ جواب سن کر رو پڑے تھے"۔

شمع رسالت کے اس پروانے نے اس وقت کے لئے پہلے سے ہی تیاریاں کر رکھی تھیں۔ دو اونٹنیاں چار مہینے پہلے سے کمر رکھی ہوئی تھیں، جو ببول کے پتے کھا کھا کر خوب تندرست اور چاق و چوبند ہو گئی تھیں۔ زادراہ کے لئے بھی معقول رقم مہیا کر لی تھی۔ بس حکم کی دیر تھی کہ حضرت ابوبکرؓ سفر کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔

اُدھر رات کے اندھیرے میں کفار مکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہائش گاہ دارارقم کے باہر جمع ہو گئے کہ آج رات کو اپنے مذموم اور ناپاک ارادوں کو عملی جامہ پہنانا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سب باتوں کی خبر تھی اور آج ہی کی رات ہجرت کے لئے مقرر تھی۔ لیکن ہجرت سے پہلے، مکہ چھوڑنے سے قبل آپ کو ایک بہت ضروری کام کرنا باقی تھا۔ وہ یہ کہ بہت سے لوگوں کی امانتیں حضور کے پاس رکھی ہوئی تھیں اس لئے کہ حضور امین تھے اور شدید مخالفت اور جانی دشمنی کے باوجود کفار مکہ اپنی امانتیں حضور کے پاس رکھوا دیا کرتے تھے۔ اس یقین کیساتھ کہ کتنی ہی دشمنی کیوں نہ ہو ہماری امانت ہر حال میں محفوظ رہے گی۔ کوئی اور ہوتا تو ایسے وقت میں ذرا بھی پرواہ نہ کرتا اور چپکے سے اپنی جان بچا کر نکل جاتا اور ساری امانتیں بھی اپنے ساتھ لے جاتا لیکن یہ تو عام انسانوں کی بات ہے حضور تو افضل البشر تھے۔ خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر اتم۔ آپ کو کسی طرح بھی یہ گوارا نہ تھا کہ امانت میں خیانت ہو اور وہ ان کے اصل مالکوں کو نہ پہنچائی جائیں۔ آپ نے یہ سب امانتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کیں اور فرمایا کہ میرے بستر پر لیٹے رہنا اور امانتوں کو ان کے مالکوں کے پاس پہنچانے کے بعد مدینے چلے آنا۔

حضرت علیؓ جانتے تھے کہ باہر مشرکین کس ارادے سے آئے ہیں وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ ان کو دیکھیں گے تو ان کے غیظ و غضب کی انتہا نہ رہے گی۔ اور اس بات کا قوی امکان تھا کہ طیش میں آ کر ان کو قتل کر دیں۔ لیکن بنو عبد مناف کے اس کم سن نوجوان نے آغوش رسالت میں تربیت پائی تھی۔ ڈر اور خوف اس کو سوں دور تھے عشقِ رسولؐ میں بھی وہ کسی سے کم نہ تھا۔ وہ خاموشی سے یہ سب کچھ سنتا رہا اور حکم ملتے ہی بغیر ایک لمحہ کے تامل کے اس بستر پر دراز ہو گیا، جو عام حالات میں موت کا بستر نظر آ رہا تھا۔ اس کو اپنی جان کی قطعاً کوئی پرواہ نہ تھی بس یہی لگن تھی کہ کسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیریت یہاں سے نکل جائیں۔

حضور سب ہدایات دے کر اور شیر خدا کو اپنے بستر پر لٹا کر باہر نکلے۔ وہاں تلواریں سونتے ہوئے قریش کے لوگ تیار کھڑے تھے کہ جونہی حضور باہر نکلیں۔ وہ اپنا کام کریں لیکن وہ بدبخت خدائے حی و قیوم کی طاقت سے ناآشنا تھے۔ ان کو اپنی ظاہری تدبیر کا پورا بھروسہ تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ جس کے سر پر خدا کا سایہ ہو۔ جس کو اس کی حفاظت حاصل ہو۔

باقی ص ۵ پر

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم جناب میاں محمد عالم صاحب پنشنر کی اہلیہ محترمہ کا انتقال

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

محترم جناب میاں محمد عالم صاحب ریلوے پنشنر خدمتِ دین کا خاص جذبہ رکھتے ہیں۔ ربوہ میں بھی آنریری خدمت بجا لاتے رہے ہیں۔ انہوں نے وقف عارضی کا فارم پُر کرنے کے بعد درخواست کی کہ مجھے اگر ایران اور انگلستان کی جماعتوں میں عرصہ وقف گزارنے کا ارشاد فرمایا جائے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس درخواست کو منظور فرمایا اور محترم میاں صاحب اپنی اہلیہ محترمہ کے ساتھ پہلے ایران گئے اور پھر انگلستان۔ ایران میں انہوں نے چھ ماہ گزارے اور وقف عارضی کے ماتحت بچوں کو قرآن مجید پڑھاتے رہے۔ ایک سال سے انگلستان میں محترم امام مسجد لندن کی زیرِ ہدایت محترم میاں محمد عالم صاحب کام کرتے رہے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

ان کی اہلیہ مرحومہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بھی ان کے ہمراہ تھیں کیونکہ ایران میں بھی ان کے بچے ہیں اور انگلستان میں ان کے بچے ہیں آخر اپریل ۷۲ء تک محترم میاں محمد عالم صاحب کا عرصہ وقف پورا ہو گیا تھا۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی طرف سے انہیں واپسی کی اجازت بھی پہنچ گئی تھی وہ واپسی کی تیاری کر رہے تھے کہ ان کی اہلیہ محترمہ بیمار ہو گئیں کافی علاج ہوا۔ گھر پر بھی علاج ہوتا رہا پھر انہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ ان کے چھوٹے صاحبزادے عزیز محمد اسلم صاحب جاوید کی طرف سے لندن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں دعا کے متعدد تار آتے رہے۔ آخری تار میں بڑے درد سے لکھا تھا کہ ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کر دیا ہے مگر خدائے قادر مطلق اگر چاہے تو شفا دے سکتا ہے۔ دعائیں بہت ہوئیں مگر وقت مقدر آ چکا تھا۔ چنانچہ مرحومہ لندن میں ہی فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

وفات کی اطلاع کے ساتھ ہی تار میں ذکر تھا کہ مرحومہ کی نعش تدفین کے لئے ربوہ بھیجی جا رہی ہے چنانچہ ان کے فرزند عزیزم محمد افضل صاحب آف ایران جو بیماری کی اطلاع پر ایران سے لندن پہنچ گئے تھے اپنی والدہ مرحومہ کی نعش کو ہوائی جہاز کے ذریعہ لیکر ۲۵ جون ۷۲ء کو ربوہ پہنچ گئے۔ اسی دن بعد نماز مغرب محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کے ارشاد کے ماتحت خاکسار نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور وہ زمرۂ ابرار میں بہشتی مقبرہ میں دفن ہو گئیں۔

مرحومہ بڑی خوبیوں کی خاتون تھیں نہایت سادہ زندگی گزارتی تھیں بہت دعائیں کرتی تھیں۔ عزیزم محمد اسلم صاحب جاوید میرے داماد ہیں اسلئے مجھے حالات کا کافی علم ہوتا رہا ہے مرحومہ بہت خوش خلق اور زندہ دل تھیں احمدیت کے لئے غیرت رکھتی تھیں اپنے بچوں کے لئے بالالتزام دعائیں کرنے والی تھیں۔ ان کے بچوں میں محترم مولوی محمد بشیر صاحب شاد سابق مبلغ نائیجیریا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرحومہ کی ساری اولاد لڑکے اور لڑکیاں بہت نیک خصلت ہیں۔ ایران میں بھی ہیں۔ انگلستان میں بھی اور پاکستان میں بھی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور انکے جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ یا رب العلمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۸۶	لجنہ اماء اللہ لاہور	۱۲٬۰۰ روپے
۸۷	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ	۱۰٬۰۰ روپے
۸۸	سیکرٹری صاحب مال چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۳۴٬۰۰ روپے
۸۹	شیخ لئیق احمد صاحب پیپلز کالونی لائل پور	۱۰٬۰۰ روپے
۹۰	محمد اکمل صاحب سیکرٹری مال ۱۶۶/مراد بہاولنگر	۱۰٬۰۰ روپے
۹۱	ڈاکٹر عزیز احمد صاحب مظفر گڑھ	۶۸٬۰۰ روپے
۹۲	مستری بشیر احمد صاحب ۲۱ دودھ سکنڈ	۵۰٬۰۰ روپے
۹۳	ڈاکٹر حلیمہ مرتضیٰ صاحبہ سکھر	۲۰٬۰۰ روپے
۹۴	عائشہ صدیقہ صاحبہ والدہ شیخ عبدالرشید صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵۰٬۰۰ روپے
۹۵	ملک خدا بخش صاحب ساہیوال	۳۰٬۰۰ روپے
۹۶	چوہدری حفیظ الدین صاحب ساہیوال	۲۰٬۰۰ روپے
۹۷	شیخ محمد حنیف صاحب کوئٹہ	۵۰٬۰۰ روپے
۹۸	ظہور احمد صاحب کھڑی ساز کوئٹہ	۵۰٬۰۰ روپے
۹۹	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی	۲۷٬۳۹ روپے
۱۰۰	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ اسلام آباد	۲۰٬۰۰ روپے
۱۰۱	روشن بخت صاحبہ والدہ محمد اسمٰعیل صاحب بذریعہ چوہدری اکبر صاحب ربوہ	۱۰٬۰۰ روپے
۱۰۲	عتیق احمد صاحب باجوہ ملتان	۱۵٬۰۰ روپے
۱۰۳	نسیم احمد صاحب ملتان	۱۰٬۰۰ روپے
۱۰۴	چوہدری عبداللہ صاحب گجرات	۱۰٬۰۰ روپے
۱۰۵	محمد امجد صاحب گجرات	۲۵٬۰۰ روپے
۱۰۶	منصورہ بیگم صاحبہ باندھی شہر	۱۰٬۰۰ روپے
۱۰۷	نزہت پروین صاحبہ چک جھمرہ	۱۰٬۰۰ روپے
۱۰۸	عبدالرشید صاحب کھوکھر گوجرانوالہ	۵۰٬۰۰ روپے
۱۰۹	چوہدری غلام حسین صاحب حویلیاں ضلع ہزارہ	۵۰٬۶۲۵ روپے
۱۱۰	عنایت اللہ صاحب مسجد احمدیہ اوکاڑہ	۲۵٬۰۰ روپے
۱۱۱	فیض احمد صاحب چک ۲۲/EB ساہیوال	۱۰٬۰۰ روپے
۱۱۲	جماعت احمدیہ لندن	۱۲۵۰٬۰۰ روپے
۱۱۳	لجنہ اماء اللہ خانپور ضلع رحیم یار خاں	۱۰٬۰۰ روپے
۱۱۴	مسز فریدہ ثناء اللہ صاحبہ گلبرگ لاہور	۱۵٬۰۰ روپے
۱۱۵	رفیعہ اختر بیگم چوہدری بشارت احمد صاحب کوٹ کرم بخش	۱۰٬۰۰ روپے
۱۱۶	رفیقہ چوہدری صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ	۳۰٬۰۰ روپے
۱۱۷	رشید احمد صاحب ملک معرفت آرائے ملک اینڈ کو لاہور	۱۰۰٬۰۰ روپے
۱۱۸	سید ناصر صاحب KMC ایس آئی ٹی ای کراچی	۵۰٬۰۰ روپے
۱۱۹	صفیہ بیگم مرزا منور بیگ صاحب برلاس برادرز کوئٹہ	۱۰٬۰۰ روپے
۱۲۰	مسرت علی شیخ صاحب کچہری روڈ سیالکوٹ شہر	۱۰٬۰۰ روپے
۱۲۱	ایم عبدالقدیر صاحب قاضی احمد ضلع نواب شاہ	۲۰٬۰۰ روپے
۱۲۲	ڈاکٹر نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال ۵۹۱/گ ب گنگا پور ضلع لائل پور	۶۰٬۰۰ روپے
۱۲۳	بیگم امۃ الحی انیس احمد صاحبہ گلبرگ لاہور	۵۰٬۰۰ روپے
۱۲۴	مسز میجر ایاز محمود احمد خان صاحب دارالنصر ربوہ	۱۰٬۰۰ روپے
۱۲۵	لجنہ اماء اللہ ہالینڈ بذریعہ بیگم صاحبہ چمن بخش صاحب	۵۰٬۰۰ روپے
۱۲۶	آئی اے زبیری صاحب ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنر لائل پور	۷۰٬۰۰ روپے
۱۲۷	ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ربوہ انچیگان	۱۰٬۰۰ روپے
۱۲۸	بیگم ڈاکٹر اظہار صاحب سرگودھا	۱۰٬۰۰ روپے
۱۲۹	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ربوہ	۱۰٬۰۰ روپے
۱۳۰	بیگم کرامت اللہ صاحبہ کراچی ۸	۳۰٬۰۰ روپے
۱۳۱	مسٹر محمد صالح صاحب دارالرحمت کینال کالونی ساہیوال	۱۰٬۰۰ روپے
۱۳۲	ایس ایم عثمان صاحب سرکلر روڈ لائل پور	۲۰٬۰۰ روپے
۱۳۳	اے آر طاہر صاحب PECHS کراچی	۱۰٬۰۰ روپے

(باقی)

مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ میں تربیتی جلسہ

یکم جولائی ۱۹۷۲ء کو جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے کے زیر انتظام تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم چوہدری محمد حیات صاحب رئیس مانگٹ اونچے نے فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد "افریقہ میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر مبلغین افریقہ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے تقاریر فرمائیں۔

آخر میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید نے سلائیڈز دکھائیں اور ساتھ کے ساتھ ان کا تعارف بھی کروایا۔ ان سلائیڈز میں تبلیغ اسلام کے مناظر پیش کئے گئے۔ آپ نے فرمایا کہ احمدی مجاہدین کے ذریعہ قرآن مجید کے تراجم عوام و خواص تک پہنچائے جا رہے ہیں۔ بیرونی ممالک مساجد تعمیر کروائی جا رہی ہیں۔ جا بجا تعلیمی ادارے کھولے جا رہے ہیں ہسپتال قائم کئے جا رہے ہیں۔ لٹریچر اور اخبار نیز ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ اشاعتِ اسلام کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

جلسہ کی کارروائی ۹½ بجے شب شروع ہوئی لیکن وقت سے پہلے ہی جلسہ گاہ سامعین سے بھر گیا تھا۔ نیز ارد گرد کے مکانوں کے چھتوں پر مرد و زن کی کثیر تعداد بیٹھی ہوئی تھی۔ منتظمین نے جلسہ گاہ کو جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے سجایا ہوا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ جلسہ قریباً اڑھائی گھنٹہ تک رہا۔ جملہ حاضرین نے بڑے انہماک سے اور دلچسپی کے ساتھ تقاریر سنیں۔ اور سلائیڈز کے ذریعہ ایمان افروز مناظر دیکھے۔ آخر میں صدر جلسہ نے مقامی جماعت کی طرف سے حاضرین کا شکریہ ادا کیا گیا اور دعا پر یہ علمی اور روحانی مجلس اختتام پذیر ہوئی۔

دعائے مغفرت

میری خوشدامن محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا غلام محمد صاحب چغتائی ربوہ ۴ر جولائی ۱۹۷۲ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ محترم احمد دین صاحب ڈنگوی رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی رضی اللہ عنہ کی اہلیہ صاحبہ کی بھتیجی تھیں۔ مرحومہ میں ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ خود تکلیف اور تنگی برداشت کر کے بھی دوسروں کے کام آنے میں فخر محسوس کرتی تھیں طبیعت اتنی حلیم تھی کہ کسی سے زیادہ عرصہ ناراض نہ رہ سکتی تھیں۔ عزیزوں، رشتہ داروں، اور بچوں سے نہایت مشفقانہ سلوک رکھتی تھیں۔ ان کی دو بیٹیاں یکے بعد دیگرے میری زوجیت میں آئیں مجھ سے ان کا برتاؤ ہمیشہ مادرانہ محبت و شفقت لئے ہوئے تھا۔ وفات کے وقت ان کے لڑکے مرزا غلام احمد صاحب چغتائی لندن میں اور مرزا بشیر احمد صاحب چغتائی کراچی میں ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے۔ مرحومہ کے پسماندگان میں علاوہ خاوند، دو لڑکے تین لڑکیاں۔ اکیس پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں ایک بھائی اور دو بہنیں شامل ہیں۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(نور احمد عابد۔ ٹیکسیشن آفیسر ڈسٹرکٹ کونسل جھنگ)

تاریخ اسلام

بقیہ صفحہ ۴

اس کو وہ تو کیا دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔

چنانچہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے، تو اللہ تعالیٰ نے کفار کی آنکھوں پر پردے ڈال دئیے اور وہ حضور کو پہچان نہ سکے۔ حضور نہایت اطمینان سے ان کے درمیان سے گزر کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مکان پر پہنچ گئے۔

وہاں سب تیاریاں مکمل تھیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ گھر سے نکلتے نقدی جو جمع کی ہوئی تھی، جس کی مقدار پانچ ہزار درہم تھی، ساتھ لی۔ ان کی بیٹی اسماء رضی اللہ عنہا نے ناشتہ تیار کیا تھا اس کو باندھنے کے لئے اس وقت کوئی چیز نہ مل سکی تو اس نے اپنی کمر سے پٹکا کھولا۔ اس کے دو ٹکڑے کئے ایک سے ناشتہ باندھ دیا، دوسرا ابھرا اپنی کمر کے گرد لپیٹ لیا۔ اس برمحل اور بروقت تدبیر کو اللہ کے رسول نے بھی پسند کیا اور بارگاہِ رسالت سے اسماء کو "ذوالنطاقین" کا خطاب عطا ہوا۔

(باقی)

درخواست دعا

میں کئی سال سے ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہوں آج کل آئی ڈی کارپوریشن ٹی بی ہسپتال میں داخل ہوں احباب جماعت میری مکمل صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں۔ (مرزا عبدالغنی معرفت ۱۲/۴۷ کریم پارک راوی روڈ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز روحانیت کا سرچشمہ ہے اور بندے کیلئے قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

نماز نہ پڑھنا ایک ایسا زہر ہے جو انسان کو ابدالآباد کے دوزخ میں ڈال دیتا ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"نماز روحانیت کا سرچشمہ ہے۔ اور بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کا ذریعہ ہے۔ تم یہ جانتے ہو کہ اگر کوئی شخص سنکھیا کھا لے تو یقیناً مر جاتا ہے۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ نماز نہ پڑھنا بھی سنکھیا کھانے سے کم نہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو قیامت کے دن اپنا اثر دکھائے گا۔ اور انسان کو ابدالآباد تک کی دوزخ میں ڈال دے گا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ سنکھیا مارتا نہیں۔ بلکہ یہ سنکھیا ایسا ہے جو بہت سی اکٹھی موتیں انسانیت پر وارد کر دے۔ انسان کو موت آئے گی لیکن وہ مر نہیں سکے گا۔ سنکھیا کوئی اتنا مضر نہیں جتنا نماز نہ پڑھنا مضر ہے کیونکہ سنکھیا کھانے سے تو انسان پر ایک موت وارد ہوتی ہے لیکن نماز نہ پڑھنے کے نتیجے میں انسان جو سنکھیا کھاتا ہے وہ ایسا ہے کہ اکٹھی کئی موتیں انسان پر لے آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے لَا یَمُوْتُ فِیْھَا وَلَا یَحْیٰی کہ دوزخ میں انسان نہ مر سکے گا اور نہ ہی زندہ رہیگا بلکہ ہر لحظہ اس کو موت آتی رہے گی لیکن اس کے باوجود وہ مر نہیں سکے گا۔ موت کی تکلیف اٹھانے کے بعد وہ بے حس نہیں ہوگا کہ اسے باقی موتوں سے نجات حاصل ہو جائے۔ جتنے عیب۔ جتنی سستیاں اور جتنی بدیاں ہوں گی وہ سب موت کی شکل میں اس کے سامنے متمثل ہوں گی اور ہر بدی اس کے لئے ایک موت لائے گی ایک نماز نہ پڑھنے کی وجہ ایک موت ہوئی اور پھر دوسری موت دوسری نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ تیسری موت تیسری نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے اور بددیانتی اور بے ایمانی کرنے کی وجہ سے اس پر موتیں وارد ہوں گی۔ پس نماز نہ پڑھنا ایک ایسا زہر ہے جو انسان کو ابدالآباد کے دوزخ میں ڈال کر اس پر کئی موتیں وارد کرتا ہے اس سے بچنا چاہیئے۔ اور نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنی چاہیئے۔ اسی طرح سچ ایک ایسی چیز ہے جو قومی وقار کو قائم کرتا ہے۔ اور سچ بولنے والی قوم تمام دنیا میں اپنی اس خوبی کی وجہ سے قابل تعظیم سمجھی جاتی ہے۔ اگر انسان سچ بولے تو دوسرا شخص مرعوب ہو جاتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میں ساری عمر میں سوائے ایک شخص کے مرعوب نہیں ہوا۔ مجھے ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ اس نے ایک خطا کی ہے۔ وہ اکیلے کی خطا تھی۔ کوئی شخص اس پر گواہ نہ تھا۔ جب مجھے اس کی اطلاع ہوئی تو میں نے خیال کیا کہ چونکہ موقعہ کا گواہ کوئی نہیں اس لئے وہ کہہ دے گا کہ میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے اسے بلایا اور پوچھا تو اس نے صاف طور پر اقرار کیا کہ ہاں میں نے یہ خطا کی ہے۔ جب اس نے صاف طور پر اقرار کر لیا تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے میرے منہ پر تھپڑ لگا دیا ہے۔ میں نے السلام علیکم کہہ کر رخصت کر دیا تو گویا سچ میں بھی ایک قسم کا غلبہ رکھتا ہے۔ اور جھوٹ نیکی میں بھی شکست دلاتا ہے"

(مشعلِ راہ ص ۶۶۱، ص ۶۶۲)

ہوالشافی

جناب حافظ محمد سلیمان صاحب مبلغ اسلام نے موانزہ تنزانیہ سے لکھا:

"سنہ ۶۶ء میں میری بیوی کے مسوڑھے بہت خراب ہو چکے تھے۔ ... ڈاکٹر نے کہا فوراً داڑھیں نکالی جائیں ورنہ سارے دانتوں کے خراب ہونے کا خطرہ ہے۔ ہم نے ... آپ کی دوا استعمال کی۔ اللہ کے فضل سے آج تک اسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔"

مسوڑھوں کی خرابی کے لئے اینٹی پائیوریا مکمل کورس -/۲۲ چھوٹا کورس -/۷
دانتوں کے گھن (کیڑا لگنے) کے لئے اینٹی کیریز
خرچ ڈاک -/۱ اس کے علاوہ۔

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ فیصل آباد کراچی نمبر ۴ ڈاکٹر لودھی ہومیو میڈیکل کمپنی ربوہ

چندہ وقف جدید اور ناصرات الاحمدیہ

تحریک وقفِ جدید کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے "احمدی بچوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

"اے احمدی بچو! اٹھو تمہارے بڑوں کی کوشش میں جو رخنہ ہے اسے اپنی جدوجہد سے دور کر دو۔"

حضور ہی کے ارشاد کے مطابق ہر احمدی بچی کے لئے ۵۰ پیسے ماہوار چندہ وقف جدید ادا کرنا لازمی ہے۔ اس بابرکت چندہ کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے لجنات کو انتہائی جدوجہد کرنی چاہیئے تھی مگر افسوس کہ بہت کم لجنات نے یہ چندہ مرکز کو بھجوایا ہے۔ تمام لجنات کی صدر صاحبات اور ناصرات الاحمدیہ کی عہدیداران سے گزارش ہے کہ چندہ مذکورہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کر کے اپنی غفلت اور کوتاہی کی تلافی کریں۔

۶ ماہ سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اس لئے بہت محنت اور کوشش کی ضرورت ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح و درخواستِ دعا

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ آصفہ اکبر صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب کے ساتھ بعوض حق مہر سات ہزار روپے مورخہ ۲۲/۲/۲ کو مکرم قریشی غلام سرور صاحب نے خانپور میں فرمایا۔

احباب کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین۔

عزیزہ آصفہ اکبر صاحبہ اخوند محمد اکبر خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں اور مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب مکرم سراج الدین صاحب کے فرزند اور مکرم عطاء اللہ صاحب کلیم مبلغ غانا کے برادر اصغر ہیں۔

(اخوند فیاض احمد ۲۸ امیر بخش روڈ۔ مزنگ لاہور)

گمشدہ بچہ

میرا لڑکا لطیف احمد عرف بڈھا صاحب کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔ وہ اچھی طرح بول بھی نہیں سکتا۔ آنکھیں بھی درست نہیں ہیں۔ روٹی کو "کھاخ" کہہ کر پکارتا ہے۔ قد تقریباً ۴ فٹ، مورخہ ۲/۶ ۳۰ بعد جمعہ سے گم ہے۔ نیز بعض ذرائع سے پتہ چلا ہے کہ وہ ربوہ سے پونے تین بجے سرگودھا۔ میانوالی جانے والی ریل کار پر سوار ہوا ہے۔

جس صاحب کو ملے یا اس کے بارے میں کچھ علم رکھتا ہو۔ درج ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرما دیں۔

(محمد عبداللہ ریڑھے والا)
معرفت دفتر "الفضل" ربوہ
ضلع جھنگ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مکان برائے فروخت

نہایت پختہ، خوبصورت مکان واقع محلہ دارالنصر ربوہ مع تین بیڈروم، ڈرائنگ روم۔ برآمدہ۔ کچن۔ اٹیچ باتھ فلش سسٹم، پانی ٹیوب ویل سسٹم، چپس کا فرش۔ نصف رقم پیشگی اور بقایا رقم اقساط کی صورت میں بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ اہم ضرورت کے تحت مناسب قیمت پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ قیمت بالمشافہ طے کر لیں۔

پتہ: رشید احمد شاہ۔ محلہ دارالنصر غربی ربوہ